توبہ

؟

اشتیاق احمد

توبہ

اشتیاق احمد

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • الخبر • شارجہ
لاهور • لندن • هیوسٹن • نیویارک

ح مكتبة دار السلام، ١٤٢٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
احمد، اشتياق
التوبة، / اشتياق احمد - الرياض، ١٤٢٥
ص: ١٦ مقاس: ١٤×٢١
ردمك: ٨-٢٦-٨٩٩-٩٩٦٠
(النص باللغة الاردية)
١ - التوبة (الاسلام) أ- العنوان
ديوي: ٢٤٠ ١٤٢٥/٢١٧٢
رقم الإيداع: ١٤٢٥/٢١٧٢
ردمك: ٨-٢٦-٨٩٩-٩٩٦٠

نام کتاب: **توبہ** (اُجالوں کا سلسلہ ③) مصنف: اشتیاق احمد

منتظم اعلیٰ: عبدالمالک مجاہد

مجلس انتظامیہ: محمد طارق شاہد (انچارج شعبہ ادب الاطفال والشباب) حافظ عبدالعظیم اسد (منیجر دارالسلام، لاہور)

مجلس ادارت: ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر اشتیاق احمد عرفان جمیل
اشفاق احمد خاں محمد امین ثاقب قاری طارق جاوید

ڈرائنگ اینڈ السٹریشن: زاہد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

معاونین: میاں خالد محمود عمر فاروق آسن محمود حافظ عمران خان خطاط: اکرام الحق

سعودی عرب (ہیڈ آفس)
پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659
Website: http://www.dar-us-salam.com E-mail: riyadh@dar-us-salam.com
❶ طریق مکہ۔ العلیا۔ الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ❸ جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
❷ شارع الامین۔ الملز۔ الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221 ❹ الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 لندن فون: 5202666 208 0044 فیکس: 5217645 208
امریکہ ❶ ہیوسٹن فون: 7220419 713 001 فیکس: 7220431 ❷ نیویارک فون: 6255925 718 001 فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)
❶ 36۔ لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072
Website: http://www.dar-us-salam.com E-mail: lahore@dar-us-salam.com
❷ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ❸ اردو بازار گوجرانوالہ فون: 741613 فیکس: 741614
❹ مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن، لاہور فون: 7846714

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

زمانے کی قسم! یقیناً تمام اِنسان خسارے میں ہیں۔
مگر وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال
کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق بات
کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

پیش لفظ

اس مختصر سی کتاب کا نام ہے توبہ...... اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے' جب تک انسان کا آخری وقت نہیں آ جاتا' وہ توبہ کر سکتا ہے اور اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے' لیکن جب آخری لمحات آ جائیں' موت سامنے نظر آنے لگے' جب انسان کو یقین ہو جائے کہ بس اب وقت آ گیا ہے' اس وقت اگر وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے' تو اس کی اس توبہ کا کوئی اعتبار نہیں یا اس وقت کی توبہ قابل قبول نہیں۔

پھر یہ کہ توبہ کا مفہوم بھی تو معلوم ہونا چاہیے' ہم دن میں نہ جانے کتنے گناہ جان بوجھ کر کرتے ہیں اور ساتھ ہی کہتے ہیں' یا اللہ میری توبہ............ ! یا اللہ میری توبہ!' تو دراصل اس کو بھی توبہ نہیں کہا جا سکتا...... اتنا ضرور ہے کہ قطعاً توبہ کی طرف رجوع نہ کرنے والوں سے ایسا انسان پھر بھی بہتر ہے۔

ہماری اس کہانی کا موضوع یہی ہے' اصل توبہ کیا ہے' سچی توبہ کس کو کہتے ہیں؟

آپ یقیناً جاننا پسند کریں گے...... چند منٹ کی یہ کتاب آپ پر یہ حقیقت اچھی طرح واضح کرے گی اور آپ ایک سکون اور اطمینان محسوس کریں گے...... ان شاء اللہ۔

تو پھر شروع کریں............ کہانی کی یہ کتاب ...... اور ذرا دیکھئے تو یہ کس قدر دلچسپ ہے۔

والسلام

عبدالمالک مجاہد
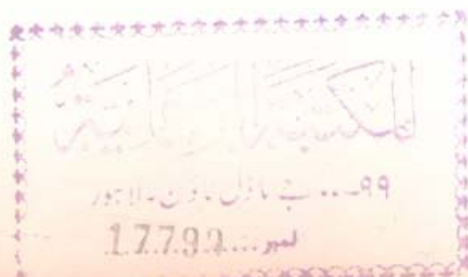
توبہ

خالد فلم دیکھ کر فارغ ہوا تو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

''یااللہ! میری توبہ! میں آئندہ فلم نہیں دیکھوں گا۔''

اس کے بعد وہ ڈیک والے کمرے میں داخل ہو گیا اور دو تین گھنٹے تک مسلسل گانے سنتا رہا، پھر باہر نکلتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور بولا:

''یااللہ! میری توبہ! میں آئندہ گانے نہیں سنوں گا۔''

اس کا دوست طاہر جھلا اُٹھا، نفرت زدہ انداز میں ہونٹ سکوڑ کر بولا:

''یار، تم بھی عجیب گھن چکر ہو، روزانہ فلم دیکھتے ہو اور کہتے ہو: ''یااللہ! میری توبہ!'' آئندہ میں فلم نہیں دیکھوں گا۔ پھر گانے سننے لگتے ہو اور کہتے ہو: ''یااللہ! میری توبہ!'' آئندہ میں گانے نہیں سنوں گا۔ بھلا یہ توبہ کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے گا؟''

وہ اپنے دوست کی بات سن کر مسکرایا، پھر کہنے لگا:

''میں نے تو یہی سنا ہے، جب کوئی گناہ ہو جائے، فوراً توبہ کر لو، لہٰذا میں توبہ ہی کرتا ہوں۔''

''جی نہیں! یہ تم سے گناہ ہو نہیں جاتا، بلکہ تم گناہ کرتے ہو۔ گناہ

توبہ

ہو جانے میں اور بالا رادہ کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لیے تم خوش فہمی میں مبتلا ہو۔'' اس پر اُس نے کہا:

''سنو بھئی! مجھے کسی نے بتایا تھا، دن میں سو بار بھی گناہ ہو جائے تو سو بار ہی توبہ کرو۔ اور میں اب ایسا ہی کرتا ہوں، مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلے گا۔''

دوست نے پھر منہ بنایا اور بولا:

''کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ ہم کسی معتبر عالم دین سے اس بات کو سمجھ لیں۔ پہلے ہم انہیں بتائیں گے کہ تم کس طرح توبہ کرتے ہو۔ اگر انہوں نے تم سے اتفاق کیا تو ٹھیک، ورنہ جو طریقہ وہ بتائیں گے اس پر عمل کرلیں گے، کیا خیال ہے؟''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں۔''

پھر وہ اپنے محلے کی بڑی مسجد کے عالم دین کے پاس پہنچ گئے۔ مولانا صاحب بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ انہیں بٹھایا، ان کی پوری بات سنی، پھر مسکرا دیے اور کہنے لگے۔

''اس طرح کہہ لینا بھی آج کے دور میں غنیمت ہے، ورنہ عام طور پر اس قسم کے کاموں کو گناہ سمجھا ہی کب جاتا ہے۔ آپ اگر یہ کہتے ہیں: ''یا اللہ میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ فلم نہیں دیکھوں گا، یا گانے نہیں سنوں گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کاموں کو گناہ تو بہر حال سمجھتے ہیں۔ اب

توبہ

جس کام کو آپ گناہ سمجھتے ہیں اور اس کام کو کرتے بھی رہتے ہیں، ساتھ ہی توبہ بھی کرتے رہتے ہیں تو یہ ایک عجیب سی صورت حال ہے۔ تاہم امید کی جاسکتی ہے کہ اس طرح ایک دن آپ واقعی تائب ہو جائیں گے لیکن اصل میں توبہ کا مفہوم یہ ہے نہیں۔ اگر آپ پسند کریں تو وضاحت کر دیتا ہوں کہ دراصل توبہ ہے کیا؟ توبہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟'' یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ اس پر خالد نے کہا:

''اسی لیے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔''

''پھر سنیے! توبہ بھی کرتے رہنا اور گناہ بھی کرتے رہنا درست طریقہ نہیں ہے۔ کیونکہ کسی کو کیا پتا، اس کی زندگی کب تک ہے، کیا معلوم اس وقت وہ جو گناہ کر رہا ہے، اس کی توبہ سے پہلے ہی موت آ جائے۔ پھر تجربے کی بات یہ ہے کہ توبہ کی دولت بھی انھی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں۔ کبھی کبھار ان سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتے ہیں، لیکن جو لوگ مغفرت کی خوش خبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں، انہیں توبہ کا خیال تک نہیں آتا۔

آج کل جس طرح عبادات میں غفلت اور کوتاہی کی جاتی ہے اسی طرح توبہ بھی سرسری انداز میں کر لی جاتی ہے، لیکن سچی توبہ کا خیال تک ان کے دلوں میں نہیں آتا۔ پہلے میں توبہ کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کے چند ارشادات آپ کو سناتا ہوں۔ مسلم کی حدیث ہے

توبہ

سیدنا اغر مُزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، کیونکہ میں روزانہ اللہ کے حضور سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

اسی طرح ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سچی خبر سنائی: جو کوئی شخص گناہ کر بیٹھے، پھر اس کے بعد وضو کرے، نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۳۵ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اور ایسے لوگ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی ذات میں نقصان اُٹھا بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو! اور وہ لوگ اپنے کسی برے کام پر اصرار نہیں کرتے، اور وہ جانتے ہیں۔ ان لوگوں کی جزا بخشش ہے، ان کے رب کی طرف سے' اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے، اور نیک کام کرنے والوں کا بہت ہی اچھا بدلہ ہے۔

ابن ماجہ کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں، سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی بہت عمدہ حالت

ہے جو قیامت کے دن اپنے اعمال نامے میں بہت زیادہ استغفار پائے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی دعا سکھایئے جو اپنی نماز میں مانگا کروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ مشہور دعا سکھائی جسے عام طور پر نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا جاتا ہے یعنی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس تو مجھے بخش دے، ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ہم شمار کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ پڑھا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آپ نے غور فرمایا! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب یہ حال تھا کہ ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار پڑھتے تھے، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب

توبہ

ترین بندے تھے۔ معصوم تھے بلکہ سید المعصومین تھے، تو ہم گناہ گاروں کو کس قدر توبہ کرنی چاہیے۔ سچی توبہ دراصل یہی ہے کہ انسان آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے۔ یہ نہیں کہ گناہ بھی کیے جارہے ہیں اور ساتھ ساتھ توبہ بھی ہو رہی ہے۔ یہ تو توبہ کا مذاق اُڑانے والی بات ہے، تاہم اس قسم کی توبہ بھی اس لحاظ سے غنیمت ہے' کچھ لوگ تو گناہ کو گناہ سمجھنے کے لیے ہی تیار نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان کی زبان پر'' کاہے کو توبہ'' کا لفظ آنے لگا۔ انسان گناہوں سے بچنے کا پورا پورا اہتمام کرے، پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرلے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری بُرائی تجھے بُری لگے تو تُو مومن ہے۔

مسند احمد میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ شیطان نے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں عرض کیا، اے رب! آپ کی عزت کی قسم! میں آپ کے بندوں کو برابر سیدھے راستے سے ہٹاتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔ پروردگار عالم نے فرمایا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔ مسند احمد ہی کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

تمام انسان خطا کار ہیں، اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔

اسی طرح سورۃ الزمر آیت ۵۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے نبی! آپ میری طرف سے فرما دیجیے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں، تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو! بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا، واقعی وہ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم اس سے معافی مانگتے رہو۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق استغفار دل کی صفائی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس سے دل کا میل صاف ہوتا رہتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: بلا شبہ مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ لگ جاتا ہے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اگر توبہ نہیں کرتا اور گناہ کرتا چلا جاتا ہے، تو داغ پر داغ لگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے، اسی کو دلوں کو زنگ لگنا کہا گیا ہے۔

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے دو تین بار کہا: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تُو یوں کہہ: ''اے اللہ! میرے گناہوں سے آپ کی مغفرت بہت زیادہ بڑی ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے بڑھ کر امید دلانے

توبہ

والی ہے۔''

توبہ کا مطلب یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے، ان پر شرمندگی اور ندامت ہو۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے۔ اللہ اور اس کے بندوں کے جو حقوق غصب کیے ہیں، ان کی تلافی کرے۔ حقوق اللہ میں تو اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگنا کافی ہے لیکن بندوں کے حقوق میں یہ ہے کہ ان سے مل کر معافی مانگی جائے، جب وہ معاف کر دیں، تب ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ اب ہماری توبہ قبول ہو جائے گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ نیکیاں کثرت سے کرے۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں، کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری والدہ موجود ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تیری کوئی خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! خالہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم اس کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اس کا مطلب ہے والدہ یا خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔

نماز پڑھنے کے بعد توبہ کرنے کی تعلیم بھی اسی لیے فرمائی کہ نماز بہت بڑی نیکی ہے۔ پہلے دو چار رکعت نماز ادا کر لی جائے اور پھر توبہ کی جائے تو توبہ قبول ہو جانے کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا، میرے ایک دوست تحصیل دار تھے۔ اپنی

تحصیل داری کے زمانے میں اس نے خوب رشوت لی، کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ریٹائر ہوئے تو ایک بزرگ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہو گیا۔ ان کی صحبت سے رنگ پکڑا، دین کی طرف رغبت ہوئی، حالت بدلی، رشوت کے احکامات معلوم ہوئے۔ اس بزرگ سے پوچھا: اب توبہ کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا صرف اللہ سے توبہ کرنے سے یہ رشوت صاف نہیں ہو گی۔ یہ تو حقوق العباد کا مسئلہ ہے، جتنے لوگوں سے رشوت لی تھی، ان کے پاس جائیں، انہیں رشوت کی رقم لوٹائیں یا ان سے معافی مانگیں۔ جب وہ معاف کر دیں، تب اللہ سے معافی مانگیں۔ اب یہ صاحب ایک ایک کے پاس گئے، لی ہوئی رشوت کا حساب بھی لگایا، رقم لے کر لوگوں کے دروازوں تک پہنچے۔ سنا ہے اس سلسلے میں انہوں نے دفتر جا کر فائلیں تک نکلوائیں، حساب لگایا، کس سے کتنی رشوت لی تھی۔ اس طرح کچھ لوگوں نے رقم واپس لی، کچھ نے معاف کر دیا۔ تو یہ تھی اصلی توبہ، جب ہم اس جذبے سے توبہ کریں گے یا ایسی توبہ کا ارادہ کریں گے، تب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی بھی ہوں گے اور ہماری توبہ بھی قبول کریں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے اپنے بھائی پر اس کی آبرو کے اعتبار سے یا کسی اور طریقے سے ظلم کیا ہو تو اس سے آج ہی اس کا حق ادا کر کے معافی مانگ لے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن رقم پاس

توبہ

نہیں ہوگی، نہ یہاں کا سکہ وہاں چلے گا۔ بلکہ وہاں کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ظلم کرنے والے کی نیکیاں ہوں گی تو اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی، تو مظلوم کے گناہ اس کے پلے ڈال دیے جائیں گے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ یعنی تنگ دست کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم تو اسے مفلس شمار کرتے ہیں، جس کے پاس روپے پیسے اور مال و دولت نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت میں مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کو مارا ہوگا، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا ناحق مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے کچھ اس کو دے دی جائیں گی۔ اگر حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حقوق والوں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے، پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ شخص ہے اصلی مفلس۔ اب آپ سوچیں، کتنا سخت معاملہ ہوگا۔ اس قسم کے معاملات میں زبانی توبہ توبہ کہنا کیسے کام دے گا۔ لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے، گناہوں سے پختہ طور پر توبہ کرے، اور توبہ کا قانون پورا کرے۔ یعنی اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق پورے کرے۔ یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیے، زبانی توبہ کام نہیں آئے گی۔

ایک اور بات! بہت سے لوگ ظاہر میں دین دار بن جاتے ہیں زبانی توبہ بھی کر لیتے ہیں، لیکن گناہ نہیں چھوڑتے، حرام کمائی سے باز نہیں آتے، لوگوں کی غیبت بہت رغبت سے کرتے ہیں اور دل میں ذرا کھٹکا محسوس نہیں کرتے کہ ہم غیبت کر رہے ہیں، ہمارا بنے گا کیا: گویا وہ دین داری صرف نماز روزے کو خیال کرتے ہیں، زبانی توبہ کر لینے کو خیال کرتے ہیں۔ رشوت بھی لیتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں، کم بھی تولتے ہیں ذخیرہ اندوزی بھی کرتے ہیں، دھوکا بازی سے کام لے کر ناجائز منافع بھی کماتے ہیں، اور منہ سے کہتے ہیں: اللہ میری توبہ! یا اللہ میں توبہ کرتا ہوں، اللہ مجھے معاف کر دے! تو آپ خود سوچیں، ایسی توبہ قبول ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں ہوگی۔ یہ معاملہ بہت سخت ہے۔ تحصیل دار کی مثال سامنے رکھیں۔ اس کے طریقے پر عمل کے بغیر سچی توبہ اور اس کے فوائد نصیب نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں:

وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے۔ اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے، جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ (سورۃ الشوریٰ ۲۵۔۲۶)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ (سورۃ النور ۳۱)

میرا خیال ہے، اب تک آپ ہر بات اچھی طرح جان چکے ہوں گے کہ اصلی توبہ کیا ہے، اس کا طریقہ کیا ہے؟''

یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے، تو طاہر نے دیکھا کہ خالد کی آنکھوں میں آنسو ہیں' ندامت کے آنسو بلکہ سچی توبہ کے آنسو۔

توبہ

؟

سچی توبہ انسانی زندگی کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔

ہم ہر روز توبہ کرتے ہیں۔ لیکن ہماری

زندگیاں ویسی کی ویسی.........

جیسے آسمان برسنے کے بعد بھی بوجھل رہے!

جیسے زمین جل تھل ہونے کے بعد بھی بے آب وگیاہ

جیسے سورج طلوع ہونے پر بھی ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا

ایسا کیوں؟

دراصل ہماری توبہ ہی میں کمی ہے

"توبہ" کو پڑھیں اور حقیقی توبہ سے آگہی حاصل کریں

اور اللہ سے سچی توبہ کرتے ہوئے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق خود کو

ایسا بنالیں گویا گناہ کیا ہی نہیں

خود پڑھیں — دوسروں کو پڑھائیں — تاریکیاں مٹائیں

ISBN 9960-899-26-8